واقفات نو کی کلاس

بعد ازاں ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق واقفات نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جو عزیزہ عزّہ احمد نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ فریحہ احمد اور انگریزی ترجمہ عزیزہ عائشہ مشعل احمد نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود کا عربی قصیدہ

يَـا عَيْـنَ فَيْـضِ اللّٰـهِ وَالْـعِـرْفَـانِ
يَسْـعَـى اِلَيْكَ الْـخَـلْـقُ كَـالظَّـمْـآنِ

میں سے چند اشعار عزیزہ رغیبہ بشیر، رداء **ملک** اور Zoha باجوہ نے مل کر پیش کئے اور ان کا انگریزی ترجمہ عزیزہ دانیہ ناصر نے پیش کیا۔

اس کے بعد ایک Presentation دی گئی جس میں تین بچیوں نے واقفات نو بچیوں سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پیش کئے۔

عزیزہ باسمہ ساجد نے اپنے مضمون میں کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5 مئی 2012ء کو واقفات نو سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔

✿......اللہ تعالیٰ نے آپ سب پر یہ مزید فضل اور انعام کیا ہے کہ اس نے نہ صرف آپ کے والدین کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی بلکہ یہ بھی توفیق دی کہ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کی زندگیاں وقف نو کی بابرکت تحریک میں پیش کیں۔ آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ایسی زندگی ہی کامیاب زندگی کہلا سکتی ہے جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو“۔

عزیزہ Gharaza ناصر نے اپنے مضمون میں بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سالانہ اجتماع واقفات نو۔ یوکے 2012ء میں فرمایا۔

✿......”میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ میں سے جو دس سال کی عمر کو پہنچ چکی ہیں یا اس سے بڑی ہیں۔ وہ لازمی نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہوں اور قرآن کریم کی تلاوت بڑی بچیوں کے ساتھ ساتھ چھوٹی بچیوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ مزید یہ کہ قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھنا ضروری ہے تا کہ آپ سمجھ سکیں کہ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اور احکامات کیا ہیں“۔

عزیزہ عائزہ انور نے اپنے مضمون میں کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8 راکتوبر 2011ء کو جرمنی میں واقفات نو کلاس میں ہدایت فرمائی کہ

✿......Facebook کے نقصان زیادہ ہیں اور فائدہ بہت کم ہے۔ جس شخص نے یہ Facebook بنائی ہے اس نے خود کہا ہے کہ میں نے اس لئے بنائی ہے کہ ہر شخص کو ننگا کر کے دنیا کے سامنے پیش کروں۔ یہ اس کی سوچ ہے۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ کیا ایک احمدی لڑکی دنیا کے سامنے ننگا ہونا چاہے گی؟

بعد ازاں عزیزہ ملیحہ سید، دردانہ چوہدری اور عزیزہ دانیہ احمد نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

خوش الحانی سے پیش کیا اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ والیہ خورشید نے پیش کیا۔

واقفات نَو کو حضور انور کی ہدایات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ واقفات نَو کو کچھ تھوڑی بہت اردو بھی سیکھنی چاہئے۔ انگریزی تو اس ماحول میں آ ہی جاتی ہے۔ ایسے پروگرام ہونے چاہئیں اور اردو زبان سیکھنے کی طرف بھی توجہ ہو۔

حضور انور نے واقفات نو بچیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگوں نے بڑے بڑے عہد کئے ہیں کہ ہم یہ کر دیں گے، خلافت کی بات مانیں گے جو ہمیں حکم ملے گا ہم کریں گے، حفاظت کریں گے، نماز پڑھیں گے، قرآن کریم پڑھیں گے۔ تم لوگ بڑے سپیشل ہو اور واقفات نو سپیشل اس لئے ہیں کہ انہوں نے اپنے آپ سے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے پیش کریں گی۔ جماعت کی خدمت کے لئے پیش کرنے کے لئے ان باتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں سیکھنا اور ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ اس میں سے پہلی بات باقاعدہ نماز پڑھنا اور دوسری بات قرآن کریم باقاعدگی کے ساتھ پڑھنا پھر اس کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ تم واقفات نو نے دوسروں کے لئے ایک نمونہ بننا ہے اور وہ تب ہو گا جب تم لوگ خود قرآن کریم پر عمل کرو گے۔

حضور انور نے فرمایا جہاں قرآن کریم نے اور بہت سی باتیں کی ہیں وہاں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کہتا ہے کہ سچ بولو، غریبوں کا خیال رکھو۔ اس لئے Charity کے لئے تم کو کام کرنا چاہئے۔ نمازوں کا ذکر تو پہلے آچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ بڑوں کا ادب کرو۔ بڑوں کی پوری Respect ہونی چاہئے۔ اپنے ماں باپ کا کہا مانو۔ جوں جوں لڑکیاں جوان ہوتی جاتی ہیں وہ سمجھتی ہیں کہ ہم نے زیادہ پڑھ لیا ہے۔ اب ہم اپنے ماں باپ سے زیادہ عقلمند ہوگئی ہیں اس لئے بات نہ مانیں، یہ سوچ غلط ہے۔ پھر جب رشتے ہوں تو وہاں بھی جن گھروں میں جاؤ ان کی بات مانو اور وہاں بھی اچھے اخلاق دکھاؤ۔ اب تم بڑی ہوگئی ہو۔ میری یہ باتیں بیشک بڑوں تک پہنچا دیں جن کو سننی چاہئیں تھیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دو تین جگہ بڑا واضح طور پر کہا ہے کہ ایک عورت کی جو Sanctity اور Chastity ہے اس کو قائم رکھو۔ اس کے لئے سر ڈھانکنا، حجاب اور سکارف لینا بتایا ہے۔ تم جو واقفات نو ہو اپنی مثالیں قائم کرو۔ بغیر شرمائے، سکولوں میں کالجوں میں Bullying وغیرہ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ سڑکوں پر جاتے ہوئے شرمانے کی ضرورت نہیں۔ اپنی مثالیں قائم کرو تا کہ دوسرے بھی انہیں دیکھ کر نمونہ پکڑیں۔ جس طرح آج سر ڈھانپے ہوئے ہیں، کسی کو کوئی Complex ہے کہ ہم نے کیوں سر ڈھانکا ہوا ہے؟ اور پیچھے جو کیمرے پر کھڑی ہیں۔ سیکیورٹی پر کھڑی رہتی ہیں انہوں نے بھی بڑے اچھے پردے کئے ہوئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ان کو بھی کوئی Complex نہیں ہو گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اللہ کا حکم مانو گی تو محفوظ رہو گی۔ اور آپ نے وقف کیا ہے۔ تو وقف کا مطلب یہ ہے کہ تم کو دوسروں کی نسبت زیادہ اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا چاہئے اس لئے تمہارے نقاب اور سکارف اترنے نہیں چاہئیں۔ یہ بڑا ضروری ہے تا کہ دوسرے بھی تمہارے سے نمونہ پکڑیں۔

حضور انور نے فرمایا جب تک تم بارہ تیرہ سال کی ہو ماں باپ کے Under ہو۔ یہاں کلاس میں آتی ہیں تو بڑے اچھے سکارف لپیٹے ہوئے بڑی خوبصورت لگ رہی ہوتی ہیں۔ اس کے بعد عمر زیادہ ہوتی ہے تو آہستہ آہستہ پریشان ہو جاتی ہیں۔ تو جو بڑی لڑکیاں ہیں ان کی فہرست **مجھے صدر لجنہ یا سیکرٹری تربیت بھجوائے کہ کون سی لڑکیاں باقاعدہ سکارف لیتی ہیں اور جو نہیں لیتیں ان کو کہیں کہ لیا کریں۔ ان کو سمجھائیں اور اگر دو مہینہ کے اندر ان میں کوئی تبدیلی نہیں آتی تو مجھے نام بھجیں تا کہ ان کو وقف نو سے خارج کیا جائے۔**

حضور انور نے فرمایا وقف نو بننا ایک قربانی چاہتا ہے۔ وقف نو تب ہی ہے کہ Sacrifice کرو۔ تم لوگ اپنے سکارف کی Sacrifice نہیں کر سکتے تو پھر اور کیا کرنا ہے؟ پھر نمازوں کے لئے وقت کی قربانی ہے۔ سردیوں میں یہاں کے دن چھوٹے ہوتے ہیں۔ سکول جاتے ہو اور لیٹ واپس آتے ہو تو پھر سکولوں میں ہی ظہر وعصر کی نمازیں پڑھا کرو وہاں باقاعدہ اجازت لے لو اور ایک کونے میں بیٹھ کر نمازیں پڑھ سکتے ہو۔ یہ نہیں کہ گھر میں آ کے مغرب کی نماز کے ساتھ ظہر وعصر کی نمازیں پڑھ لیں، یہ بھی غلط چیز ہے۔ پس یہ چیزیں اگر تم لوگوں میں رہیں گی تو تم لوگ حقیقی واقفات نو کہلاؤ گی۔ نہیں تو صرف ترانے پڑھنے والی کہلاؤ گے اور تمہارا کوئی عمل نہیں ہو گا۔ صرف منہ کی باتیں ہی ہوں گی اور ایسا کسی بھی وقف نو کو ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

واقفات نَو کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ مجلس سوال وجواب

✿......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جماعت میں ایسی لڑکیاں ہیں کئی دفعہ جب باہر جاتی ہیں جیسے شاپنگ سنٹر وغیرہ میں پھرتی ہیں یا کہیں جاتی ہیں تو دوپٹے اتار دیتی ہیں۔ صحیح طرح حجاب نہیں لیا ہوتا اور جب مسجد میں آتی ہیں تو صحیح طرح حجاب لے کے آتی ہیں تو کیا یہ صحیح طریقہ ہ؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا تو خیال ہے یہاں پر بھی نہیں لے کر آتیں۔ میں نے جلسہ پر اپنی تقریر میں کہا کہ سر پر دوپٹہ لو حجاب لو۔ اس کے بعد میں پوڈیم سے اپنی کرسی پر جب بیٹھا ہوں تو کم از کم چار عورتوں کو تو میں نے دیکھا ہے جو اٹھ کے گئی ہیں۔ ان کے بال پیچھے سے کھلے ہوئے تھے اور سر پر دوپٹہ کوئی نہیں تھا۔ یہ تو لجنہ کے شعبہ تربیت کا کام ہے۔ صدر صاحبہ اور تربیت والے صرف **تقریریں نہ کیا کریں بلکہ دیکھا کریں کہ عملاً کیا ہو رہا ہے۔** اس لئے میں نے کہا ہے کہ تم جو واقفات نو ہو تم لوگوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے کہ ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے اپنی ایسی مثال بناؤ کہ تمہیں دیکھ کر دوسروں کو شرم آجائے۔ اب دیکھتے ہیں کہ تم میں سے کتنی ایسی ہیں جو دوسروں کو شرم دلاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ منافقت نہیں ہونی چاہئے اس لئے میں نے صدر لجنہ **کو بھی** کہا ہوا ہے کہ بیشک جو بہت **پڑھی لکھی** ہیں، **بہت محنت کرنے والی** ہیں بہت کام کئے ہیں لیکن اگر ان **کا** Proper **حجاب وغیرہ** نہیں **ہوتا تو پھر ان کو کسی بھی جگہ** لجنہ کی **خدمت نہیں** دینی اور مجھے لگتا ہے کہ اپنی ایک ٹیم علیحدہ بنانی پڑے گی جو چیک کرے گی۔ میرا خیال ہے کہ واقفات نو میں سے کچھ لڑکیوں کو منتخب کروں اور اپنی ٹیم بناؤں۔ تم آ کر مجھے بتاؤ کہ کون کیا کرتا ہے۔ **تم لوگوں کا اصل کام یہ ہے کہ خلیفہ وقت کی بازو بن جاؤ، ہاتھ بن جاؤ، اس لئے تم لوگوں کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ اگر تم ایسی بن جاؤ تو میں سمجھوں گا** کہ کم از کم کینیڈا ہم نے فتح کر لیا ہے۔

✿......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ وقف نو لڑکیوں کے لئے کونسا Profession اچھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنی سیکرٹری وقف نو سے کہو کہ مختلف وقتوں میں، میں نے جو ہدایتیں دی ہیں ان کو ایک جگہ اکٹھا کر کے اور Points بنا کر تم لوگوں کو بتائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے پہلے کہا ہوا ہے کہ Medicine بڑی اچھی جاب ہے۔ پھر ٹیچنگ کا شعبہ ہے۔ پھر کوئی زبان سیکھو ترجمہ کرنے کے لئے۔ ہمیں مترجمین کی ضرورت ہے۔ کمپیوٹر سائنس والوں کی بھی ہمیں ضرورت ہے۔ میڈیا کی بھی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ جرنلزم میں کرسکتی ہوتا کہ تم آرٹیکل اخباروں میں لکھو اور میڈیا کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کرو۔ عورتوں پر جو اعتراض ہوتے ہیں ان کے جواب دو۔

حضور انور نے فرمایا واقفات نو لڑکیوں کے لئے میں Law پسند نہیں کرتا۔ اگر پڑھنا ہے تو پھر پریکٹس نہیں کرنی کیونکہ بہت زیادہ Expcsure اور Interaction مردوں کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ پھر چور، ڈاکوؤں کے ساتھ جن کے اخلاق ہی خراب ہوتے ہیں واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے یہ کام مردوں کو کرنے دو۔

✿......**ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ایک مینا بازار میں مہندی کے سٹال پر لگا ہوا تھا کہ وہ فیس پر پینٹ کرتے ہیں اور Tattoo لگاتے ہیں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ غلط کرتے ہیں۔ مہندی کے سٹال پر صرف مہندی ہونی چاہئے۔ اگر لجنہ کی صدر نے یہ رکھا ہوا تھا تو بالکل غلط کیا ہوا تھا۔ منہ پر مہندی لگانا، Tattooing کروانا، یہ اسلامیں منع ہے۔ فیس پینٹنگ (Face Paintng) نہیں ہونی چاہئے۔ یہ کس لئے ہوا۔ اگر تبلیغ کے لئے کیا تھا تو تبلیغکے لئے صرف فیس پینٹنگ رہ گئی ہے؟ چہرہ بگاڑنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اس کا اسلام نے بڑا واضح طور پر حکم دیا ہوا ہے۔ نئی نئی رسمیں نہ پیدا کریں۔ رسمیں تو آپ لوگ پیدا کر رہے ہیں۔ اسی طرح بدعات اندر گھستی ہیں کہ نیکی کے نام پر حضرت آدم علیہ السلام کو جو شیطان نے بہکایا تھا یہ نہیں کہا تھا کہ یہ کرو اس سے بڑا لطف اٹھاؤ گے، بلکہ پہلے اس نے نیکی کی بات کر کے یہ کہا کہ یہ کرو یہ بڑی نیکی ہے۔ تم ہمیشہ کے لئے نیک بن جاؤ گے۔ تو شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس طرح بہکایا تھا۔ حالانکہ وہ شیطانی وعدہ تھا۔ تو یہ کام آپ لوگ کر رہے ہیں۔ یہ نئی نئی بدعات پیدا کر رہے ہیں۔ صدر لجنہ اور عہدیداران کا کام یہ ہے کہ خلیفہ وقت کے منہ کو دیکھیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اپنی اپنی بدعات نہ پیدا کریں، اپنی اپنی رسمیں نہ پیدا کریں۔

✿......**ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ حضور انور نے جلسہ سالانہ پر فرمایا تھا کہ جو شادیاں ہونی چاہئیں وہ سادہ ہونی چاہئیں تو میرا سوال ہے کہ شادی پر جو لڑکی ہے اس کو حجاب کرنا چاہئے؟ جیسے آجکل کے ماحول میں وہ لڑکیاں جو دلہن ہوتی ہیں وہ سب کے سامنے بغیر دوپٹے کے بیٹھ جاتی ہیں اور بعض دفعہ اچھا نہیں لگتا۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہیں نہیں کہا کہ جو دلہن نہیں ہے وہ پردہ کر لے اور جو دلہن ہے وہ پردہ نہ کرے، دلہن جو ہے وہ بڑی سج کر دلہن بنے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دلہنیں بنتی تھیں۔ اچھے کپڑے پہنتی تھیں۔ دلہن بن کر عورتوں میں جب بیٹھی ہوں تو جس طرح بیٹھنا ہے بیٹھے، یہاں کی عیسائی دلہنیں بھی دیکھ لو وہ بھی جب اپنی شادیاں کرتی ہیں، چرچ میں جاتی ہیں تو انہوں نے بھی ایک سفید ویل (Veil) سا لیا ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو ڈھانکتی ہیں۔ تو جب وہ لوگ جن کا پردہ نہیں ہے وہ بھی شادی پر اپنے آپ کو Cover کر لیتی ہیں تو ہماری دلہنوں کو تو اور زیادہ کرنا چاہئے۔ لیکن اگر دوپٹہ لے کر بیٹھی ہوئی ہیں، منہ ننگا ہے تو عورتوں میں تو ٹھیک ہے۔ لیکن اس لئے کہ میک اپ کروا کر بیوٹی پارلر سے آئی ہے اور پھر جہاں میرج ہال (Marriage Hall) کے اندر جانا ہے تو جاتے ہوئے ہمارا میک اپ خراب نہ ہو جائے، ہمارا زیور یا جھومر لٹکے ہوئے ہیں وہ خراب نہ ہو جائیں تو یہ غلط چیز ہے۔ اس لئے پوری طرح دوپٹہ ڈھانکو اور پردہ کے ساتھ مردوں میں سے گزرتے ہوئے ہال میں آ جاؤ۔ جب پارلر سے دلہن بن کر آتی ہے تو میک اپ کرنے کے بعد جو بھی غرارے یا جس لباس کے ساتھ بھی تیار ہوئی ہے اس کے بعد ایک چادر اوپر ڈالے، کار سے اترنے سے لے کر اس حصہ تک جہاں سے مردوں میں سے گزرنا ہے یا جہاں تک لمبا راستہ ہے اور جب ہال کے اندر آ جائے جہاں صرف عورتیں ہوں تو وہاں بیشک اتار دے۔ اور پھر جب اپنے دلہا کے ساتھ جاتی ہے اس وقت بھی چادر اوڑھ کے کار میں جا کر بیٹھے۔ یہ نہیں کہ مرد کھڑے ہیں اور سارے دیکھ رہے ہیں اور بیچ میں سے گزر رہی ہے اور بڑی واہ واہ ہو رہی ہے، بڑی خوبصورت دلہن بنی ہوئی ہے۔ احمدی دلہن کی خوبصورتی تو یہ ہے کہ اس کا پردہ بھی ہو۔

✿......**اس کے بعد ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ لڑکے جب وقف کرتے ہیں تو کئی دفعہ مربی بنتے ہیں اور کئی دفعہ نہیں بنتے۔ لیکن جب ان کو کہا جاتا ہے افریقہ جانے کے لئے یا کہیں اور جانے کے لئے تو وہ چلے جاتے ہیں۔ کیا واقفات نو لڑکیوں کے ساتھ بھی یہی ہوتا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: واقفات نو لڑکیاں ڈاکٹر بنیں، ٹیچر بنیں، Linguist بنیں اور بتائیں تو ان سے جماعت باقاعدہ وقف کی طرح کام لیتی ہے اور اگر نہ لے تو ان کو بتاتی ہے کہ اپنا کام کئے جاؤ، لجنہ کے ساتھ یا اپنے ملک میں جہاں رہ رہی ہو اور جب ضرورت پڑے گی تو تمہیں بھیج دیں گے۔ لیکن اگر کسی لڑکی نے صرف بیچلر کیا ہوا ہے تو اس کا تو کوئی فائدہ نہیں۔ اس کا یہی ہے کہ اپنے ملک میں کام کرتی رہے۔ یا تو کچھ بن کر دکھاؤ پھر انشاء اللہ تمہیں باقاعدہ جماعت میں لے کے کام پر لگایا جائے گا، کئی لڑکیاں اس طرح کام کرتی ہیں۔ جو میڈیا میں پڑھ رہی ہیں یا پروگرامنگ وغیرہ کر رہی ہیں ان کو MTA کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

✿......**اس کے بعد ایک اور واقفہ نو نے سوال کیا حضور نے فرمایا تھا کہ جو ہماری جماعت میں مہندی جیسی رسمیں ہوتی ہیں جس میں لڑکا اور لڑکی ایک ساتھ بیٹھتے ہیں اور جو سارے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں تو حضور نے احمدیت میں منع کیوں فرمایا کہ ہم یہ ساری رسمیں نہ کریں؟**

جواباً حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بات یہ ہے کہ اسلام میں ایسی چیز جو کسی کی تکلیف کا باعث بنتی ہے یا جو دکھاوا ہے یا شو آف (Show Off) ہے جس Addition سے دین کو کوئی فائدہ نہیں بلکہ بعض جگہ نقصان ہوتے ہیں وہ چیزیں رسمیں ہیں، بدعتیں ہیں ان کو نہیں کرنا چاہئے۔ وہ دین میں ایسی ایڈیشن ہے جو اس کو بدنام کرتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کی تو یہ خواہش ہوتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شادیوں میں شامل ہوں لیکن مصروفیت کی وجہ سے آپ شامل نہیں ہوتے تھے۔ بڑے بڑے قریبی صحابی تھے۔ ایک دن ایک نوجوان صحابی آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے کپڑوں پر زرد رنگ کے کچھ چھینٹے پڑے ہوئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میری کل شادی ہوئی ہے تو اس کے اظہار کے طور پر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی اچھی بات ہے پھر فرمایا کہ دعوت ولیمہ بھی کی کہ نہیں؟ چاہے تھوڑی سی چیز سے کرو، دعوت ولیمہ ہونی چاہئے۔ تو اسلام میں جس چیز کا حکم ہے اور اجازت ہے اور اعلان ہے، وہ نکاح کا اعلان ہے، شادی کا اعلان ہے۔ اس میں دعوت جو تم نے کرنی ہے کر دو۔ پھر جو سب سے زیادہ بڑا حکم ہے اس دعوت کے لئے جو اصل حکم ہے وہ دعوت ولیمہ کا حکم ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زور دیا ہے۔ وہاں اپنے رشتہ داروں کو دوستوں کو ساروں کو بلاؤ دعوت کرو۔ وہ اچھی بات ہے۔ بیشک جیسی جس کی توفیق ہے وہ کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مہندیاں، شہنائیاں، اس بارہ میں تو اسلام میں نہیں لکھا ہوا اور پھر یہ کہ لڑکے کا تو کوئی کام ہی نہیں۔ مہندی لگانی بھی ہے تو دلہن کو لگانی ہے۔ لڑکے کو مہندی لگا کے لڑکی تو نہیں بنانا۔ میں نے مہندی سے منع نہیں کیا۔ لیکن میں نے یہ منع کیا ہے کہ لوگوں نے مہندی کو اس طرح رسم بنا لیا ہے جس طرح کہ بڑی بڑی دعوتیں کرتے ہیں۔ دلہن کی اپنی خواہشیں بھی ہوتی ہیں، ٹھیک ہے۔ رشتہ داروں کی بھی ہوتی ہیں۔ ایک دن شادی سے پہلے بیشک مہندی کرو لیکن اس میں بہت قریبی جو دلہن کی سہیلیاں ہیں وہ آئیں اس کے قریبی رشتہ دار ہوں اور اگر بہت بڑا خاندان ہے اور گھر میں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے تو ہال میں ایک چھوٹا سا فنکشن کر سکتے ہو۔ لیکن یہ نہیں ہے کہ اس میں دوست اور بے تحاشا لوگ اردگرد کے بلا لو، پیس ویلیج (Peace Village) میں شادی ہو رہی ہے تو پورا پیس ویلیج (Peace Village) اور ابوڈ آف پیس اور قریبی شہر کے جو لوگ ہیں وہاں کے لوگوں کو بلا لو کہ جی ہماری مہندی ہو رہی ہے وہ ایک فضول خرچی ہے جو نہیں ہونی چاہئے۔ باقی چھوٹے پیمانے پر مہندی خوشی کرنی ہے لڑکیاں بیٹھ جاتی ہیں ڈھولکیاں بھی بجا لیتی ہیں شادی کے اچھے گانے گا لیتی ہیں لیکن ایسے گانے گاؤ جن میں شرک نہ ہو۔ بہت سارے انڈین گانے ایسے ہیں جن میں شرک ہوتا ہے، دیوی دیوتاؤں کے نام لئے جاتے ہیں وہ نہیں گانے چاہئیں۔ دعائیہ نظمیں پڑھو اگر اردو نہیں آتی تو انگلش میں بنا لو اور شادی وغیرہ کا گانا بیشک پڑھو کوئی حرج نہیں۔

میں یہ نہیں کہتا کہ گھٹ کر بیٹھ جاؤ اور کہیں ایسی Frustration پیدا نہ ہو جائے کہ کہیں اپنے جذبات کو نکال نہ سکو۔ لیکن ان کی ایک Limit ہونی چاہئے۔ اس Limit کے اندر رہو اور جو مرضی کرو۔ حیا کی حفاظت کرو۔ حیا ہمیشہ عورت کی عزت بڑھاتی ہے۔ عیسائی عورتیں بھی پہلے حیادار ہوتی تھیں لباس بھی ان کے لمبے ہوتے تھے جو ان میں خاندانی ہوتی تھیں ان کے لباس اور بھی اچھے ہوتے تھے، بازو لگے ہوئے، سکارف پہنے ہوئے۔ یہ تو آہستہ آہستہ عورت کی آزادی ہوئی ہے، بلکہ انگلینڈ میں ایک عیسائی عورت نے ایک آرٹیکل لکھا ہے کہ یہ مرد جو کہتے ہیں کہ عورت کو آزادی دو اور ان کے جو چاہیں پردے اتار دو، ان کے لباس ننگے کر دو، اصل میں یہ مرد عورت کی آزادی نہیں چاہتے بلکہ ان کی اپنی جو خواہشات ہیں ان کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسی عورت نے لکھا ہے کہ عورت ان مردوں کے ہاتھوں بیوقوف بن جاتی ہے۔ اس لئے عورت کی اپنی ایک Sanctity ہے بہرحال ایک احمدی عورت کو بڑا Chastel ہونا چاہئے۔ اس کا خیال رکھو۔ باقی بعض ایسے بھی ہیں جو لڑکے کے لئے مہندی کر لیتے ہیں، جو پانچ پانچ دن مہندی کی دعوتیں کرتے ہیں وہ غلط ہیں۔ یہ تو فضول خرچی ہے۔ تم ذرا سوچو افریقہ میں پاکستان میں بہت سی غریب لڑکیاں ہیں جن کے پاس شادی کے لئے دو جوڑے بھی نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کہا ہے کہ دوسروں سے ہمدردی کرو اور دوسروں کا خیال رکھو۔ اگر اتنے پیسے خرچ کرنے ہیں تو ان کو دو۔ تم لوگ اگر 500 ڈالر کسی تھرڈ ورلڈ (Third World) **ملک** میں کسی احمدی لڑکی کی شادی کے لئے یا کسی غریب بچی کی شادی کے لئے دیتے ہو تو پاکستان میں وہ 50 ہزار روپیہ بن جاتا ہے۔ تو تھوڑی سی غریبانہ شادی ہو جاتی ہے۔ وہاں تو بیچارے ایک سالن بھی نہیں کھا سکتے اور تم لوگ یہاں اتنی دعوتیں کرو کہ کھانا ہی ضائع ہو جائے۔ پھر فرق کیا ہوا احمدیوں اور دوسروں میں۔ اب یہ جو ویسٹرن **ملک** ہیں، دیکھو یہاں کتنے امیر لوگ ہیں۔ ملک بھی امیر ہیں۔ پیسے بھی لوگوں کے پاس ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ ہم تھرڈ ورلڈ کے غریب ملکوں کی مدد بھی کرتے ہیں۔ لیکن جہاں ان کے ویسٹڈ Interests ہوتے ہیں ان کی مدد کرتے ہیں باقیوں کی نہیں کرتے اور ان کو بھی صرف اتنا ہی دیتے ہیں کہ تھوڑا سا بس کھاؤ اور زندہ رہو۔ حالانکہ دنیا کی بھوک مٹانے کے لئے اتنی پروڈکشن (Production) ہوتی ہے۔ امریکہ اور کینیڈا میں Excess (زائد) Wheat (گندم) ہے اور بعض اوقات سمندر میں پھینک دی جاتی ہے۔ یورپ میں ہالینڈ میں Milk Production اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ وہ ضائع کر دیتے ہیں حالانکہ وہ غریبوں کو دی جا سکتی ہیں۔ تو غریبوں کا خیال رکھنا چاہئے بجائے اس کے کہ تم رسم و رواج اور مہندیوں کے چکر میں پڑو۔

واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس دو بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب کا انعقاد ہوا۔